روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 27 فروری 2015ء 7 جمادی الاول 1436 ہجری 27 تبلیغ 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 48

رحمت ضرور رکھیو

شیطاں سے دُور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُرزِ نور رکھیو دل پُرسرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں! رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت اماں جان کی جماعت سے محبت اور پیار اور اعلیٰ اخلاق کے بارے میں حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب فرماتے ہیں:

میں اپنی اہلیہ کے ساتھ قادیان آیا ہوا تھا ہم نے عبداللہ جلد ساز کے پاس ایک ہندو کا مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا جو کہ (بیت) مبارک سے فرلانگ ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلہ پر ہوگا۔ میرے گھر سے حاملہ تھیں اور ایام وضع قریب ہی تھے گرمی کا موسم تھا میں ظہر کی نماز کے لئے جانے لگا تو میری بیوی نے مجھے کہا کہ مجھے درد کی تکلیف ہے دعا کرنا۔ مَیں (بیت) مبارک میں چھوٹے زینے سے اوپر چڑھا اور کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر کہا کہ حضرت اماں جان کو میری اطلاع دینا، اطلاع پر حضور اماں جان تشریف لائیں تو مَیں نے عرض کیا کہ حضور کی خادمہ نے درد کی وجہ سے مجھے دعا کے لئے کہا ہے آپ دعا فرمائیں، ہم وطن سے اکیلے آئے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا مَیں دعا کروں گی۔ مَیں (بیت الذکر) میں داخل ہو گیا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مَیں گھر پہنچا تو میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ آپ نے حضرت اماں جان سے کیوں یہ عرض کی تھی۔ مَیں نے کہا کہ آپ کو کیسے علم ہو گیا مَیں نے تو انہیں دعا کے لئے کہا تھا، انہوں نے کہا کہ آپ نماز کے لئے چلے گئے معمولی درد تھا میری آنکھ لگ گئی، میں سو گئی تو دروازہ زور سے کھٹکنے کی وجہ سے میری آنکھ کھلی اور مَیں نے دروازہ کھول دیا۔ وہاں حضرت اماں جان تشریف لائی ہوئی تھیں اور آپ نے فرمایا کہ ''کڑے تُو تے پئی سورہی ایں اور قدرت اللہ نے مینوں بتایا کہ اوہنوں تکلیف اے دعا کرو۔'' مَیں نے کہا کہ خود ہو آؤں اور یہ فرما کر میرے ساتھ اندر تشریف لے آئے اور مجھے کہا کہ لیٹ جا، تیل کی شیشی لے کر آپ نے اپنے دست مبارک سے میرے پیٹ پر مالش کی ...... پھر آپ تشریف لے گئے، ہفتے کے بعد اللہ تعالیٰ نے لڑکی (حمیدہ) عطا فرمائی اس دوران میں آپ نے ایک خادمہ حیمی دو تین بار بھیجی اور وہ آ کر پوچھتی تھی کہ رحیمن اماں جان حال پوچھتے ہیں۔

(سیرت احمد از حضرت قدرت اللہ سنوری صفحہ 282-281)

مقصد پیدائش جن و انس

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''وہ مدعا جو خدا تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے وہ یہ ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ ...... (ذاریات:57) یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ تو مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا میں فانی ہو جانا ہی ہے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

تحریک وقف عارضی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں۔

''تحریک وقف عارضی یہ ہے کہ احمدی دوست کم از کم پندرہ دن کیلئے (دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک) عارضی طور پر وقف کریں اور اپنے خرچ پر اس جگہ جائیں جہاں ان کو بھیجا جائے اور اپنے خرچ پر وہاں یہ ایام گزاریں۔ اس تحریک کے پیش نظر ذہن میں بہت سے مقاصد تھے۔ اول تو یہ کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں قائم کیا ہے اسکا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ نوع انسانی کو محبت کے رشتوں میں باندھ کر (۔) واحدہ بنا دیا جائے۔''

(خطبات ناصر جلد 7 صفحہ 19)

(مرسلہ: ایڈیشنل نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی ربوہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم بشارت احمد ملک صاحب

ریجن ممباسہ کینیا میں دو بیوت الذکر کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کینیا کو ریجن ممباسہ کی دو جماعتوں بومانی (Bomani) اور زوؤونی (Nzovuni) میں پختہ بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ بیوت الذکر کی افتتاحی تقاریب 21 دسمبر 2014ء کو ہوئیں۔ ان تقاریب میں قریبی جماعتوں کے احمدی احباب، غیراز جماعت دوست، مذہبی لیڈرز اور گورنمنٹ آفیسرز کو مدعو کیا گیا۔ مکرم طارق محمود ظفر صاحب امیر و مشنری انچارج کینیا ان دونوں تقاریب میں نیروبی سے تشریف لائے تھے۔

احمدیہ بیت الذکر بومانی

کوسٹ ریجن میں کوالے (Kwale) کاؤنٹی کی ایک جماعت بومانی (Bomani) ہے جہاں احمدیت کا پودا 1992ء میں لگا۔ سب سے پہلے مزے حسن رائی صاحب کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اور پھر دیگر احباب بھی احمدیت کی سچائی کے قائل ہوتے گئے۔ 1994ء میں احباب جماعت نے وقارِعمل کر کے یہاں ایک کچی بیت الذکر بنائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی کے باعث اب بیت الذکر بہت چھوٹی اور پُرانی ہونے کی وجہ سے بڑی شدت سے نئی اور بڑی پختہ بیت الذکر تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس ہورہی تھی۔ بیت الذکر کی تعمیر کے لئے مزے حسن رائی صاحب نے ایک پلاٹ جماعت کو تحفۃً دیا۔ چنانچہ جولائی 2014ء میں بیت الذکر کی تعمیر کا کام شروع ہوا جو اکتوبر 2014ء میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ بومانی جماعت اندرون کوسٹ میں واقع ہے اور راستہ کچا اور ناہموار ہونے کی وجہ سے ذرائع مواصلات اور آمد و رفت کافی مشکل ہیں اور ممباسہ سے ایک سو کلو میٹر سے بھی زیادہ دور ہے اِس لئے تعمیراتی سامان کو وہاں پہنچانے میں بعض دقتیں پیش آئیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مراحل بخیر وخوبی طے ہوئے اور بالآخر بیت الذکر تعمیر ہوگئی۔ وقتاً فوقتاً احباب جماعت وقارِعمل بھی کرتے رہے۔

اس بیت کی افتتاحی تقریب کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے ہوا۔ سب سے پہلے مکرم امیر صاحب، لوکل صدر صاحب اور ایک مخلص عرب احمدی دوست مکرم حسین صالح صاحب نے بیت الذکر کے احاطے میں یادگار کے طور پر پودے لگائے۔ پھر مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی اور بیت الذکر کے اندرون کا جائزہ لیا۔ پروگرام کے لئے بیت الذکر سے باہر صحن میں خیمہ نصب کیا گیا تھا۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآنِ کریم مع سواحیلی ترجمہ اور نظم سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم صدر صاحب بومانی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بیت الذکر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی۔ پھر مکرم سعیدی بکاری صاحب معلم نے جماعت احمدیہ بومانی کی تاریخ اور بیت الذکر کی تعمیر کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ اِس کے بعد مکرم محمد بُوئی صاحب معلم نے نماز کی اہمیت اور بیت الذکر کے آداب پر تقریر کی۔ اُن کے بعد حسین صالح صاحب نے مہمانوں کی معلومات کے لئے جماعتِ احمدیہ کے عقائد کو اجمالاً بیان کیا۔

پھر ایک مہمان عثمان صاحب نے جو غیراز جماعت کے امام ہیں اپنے خیالات کا اظہار کیا اور آپس میں مل جل کر رہنے اور بھائی چارہ پر زور دیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا۔ آپ نے احبابِ جماعت اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

دعا کے ساتھ اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا جس کے بعد احباب کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا۔ ایک بجے نماز ظہر باجماعت ادا کرنے کے بعد امیر صاحب کا قافلہ زوؤونی کی بیت الذکر کے افتتاح کے لئے روانہ ہوا۔ اس پروگرام میں قریبی پانچ جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے افتتاحی تقریب کی کُل حاضری 238 رہی۔

احمدیہ بیت الذکر زوؤونی

زوؤونی (Nzovuni) بھی کوسٹ ریجن میں کوالے (Kwale) کاؤنٹی کی ایک جماعت ہے جہاں کے بعض لوگوں کو 1994ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ سب سے پہلے مزے سالم لیوا (Salim Lewa) صاحب کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی اور پھر رفتہ رفتہ جماعت پھیلتی گئی۔ آغاز میں احباب جماعت ایک چھوٹی سی جگہ پر نماز باجماعت ادا کرتے رہے۔ 2001ء میں ایک مخلص دوست مکرم بکاری گوڈا (Bakari Ngoda) صاحب نے برلب سڑک جماعت کو ایک ایکڑ کا پلاٹ تحفۃً پیش کیا جسے جماعت نے قبول کیا لیکن بعض وجوہات کی بنا پر وہاں فوری طور پر پختہ بیت الذکر تعمیر نہ ہوسکی۔ بالآخر 2011ء میں مکرم ناصر محمود صاحب مربی سلسلہ کی کوششوں سے یہاں بیت الذکر تعمیر ہوئی۔

اس بیت الذکر کی تعمیر کا کل خرچ مکرم قریشی طارق منصور صاحب ابن مکرم قریشی عبد المنان صاحب اور ان کی فیملی کے بعض افراد نے اپنے پڑنانا سیٹھ محمد گاؤز صاحب حیدر آباد دکنی کی طرف سے ادا کیا۔ بیت الذکر کی تعمیر کا کام اکتوبر 2011ء میں شروع ہوا اور فروری 2012ء میں مکمل ہوا۔

مکرم امیر صاحب کے ہمراہ قافلہ بومانی سے روانہ ہوکر تقریباً تین بجے سہ پہر زوؤونی پہنچ گیا۔

مکرم امیر صاحب، لوکل صدر صاحب اور لوکل چیف نے بیت الذکر کے احاطے میں یادگار کے طور پر پودے لگائے۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔

افتتاحی پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب زوؤونی نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور بیت الذکر کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا۔

بعد ازاں مکرم قاسم او پونیو صاحب معلم نے جماعتِ احمدیہ زوؤونی کی تاریخ اور بیت الذکر کی تعمیر کی رپورٹ پیش کی۔

اِس کے بعد مکرم عمر سالم صاحب معلم نے نماز کی اہمیت اور احمدیوں کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔ پھر وہاں کے چیف مکرم رمضان صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں احمدیت کی پُر امن تعلیم سے کافی متاثر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ خوبصورت بیت الذکر مبارک کرے

مکرم قریشی طارق منصور صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور احباب جماعت کو بیت الذکر سے محبت اور لگاؤ کی تلقین کی۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے خطاب کیا اور دعا کروائی۔ اس پروگرام میں قریبی تین جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افتتاحی تقریب کی کل حاضری 194 رہی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن بیوت الذکر کو احمدیت کے نور کو حقیقی طور پر پھیلانے کا ذریعہ بنائے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اِس روحانی مائدہ سے مستفیض ہوں۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2015ء)

☆............☆............☆

محترم ڈاکٹر مہدی علی قمر کا پیغام

وفا کی آن پہ ہم کر کے جاں نثار چلے
تمہارے کل کے لئے اپنا آج وار چلے
رہِ یقیں کو اُجالوں سے یوں سنوار چلے
ہم اپنے خون سے یہ گلستاں نکھار چلے
جلیں گے جن سے دیئے چار سُو محبت کے
ہم اپنی گلیوں میں وہ کہکشاں اتار چلے
ہم اپنے دین کی عظمت کے پاسباں بن کر
لو اپنے حصے کی ہر سانس اس پہ وار چلے
پڑا جو وقت تو قربان ہو گئے حق پر
جو ہم پہ فرض تھا وہ قرض یوں اتار چلے
کوئی بھی ہم کو جہاں سے مٹا نہیں سکتا
کہ راہِ عشق میں ہم ہو کے کامگار چلے
رہے گا جاری و ساری یہ روشنی کا سفر
جلا کے عزم کے ہم دیپ بے شمار چلے

عبدالصمد قریشی

مکرم طاہر محمود احمد صاحب

تحریک وقف جدید۔ ایک تربیتی نظام

اشرف المخلوقات حضرت انسان کی تخلیق سے پہلے خداتعالیٰ اس کی خاطر دنیا جہان کی اشیاء منصۂ شہود پر لایا۔ جسمانی ضروریات کے ساتھ ساتھ اس کی روحانی زندگی کا بندوبست کیا۔ عبودیت کے آداب سکھانے کے لئے انبیاء کا ایک لمبا سلسلہ چلا دیا۔ حسن معاشرت کے لئے تعلیم و تربیت کے نظام جاری کردیئے۔ تحریک وقف جدید بھی ایک تربیتی نظام ہے جو الٰہی منشاء کے ساتھ جاری ہوا۔

ایک دیرینہ آرزو کی تعبیر

وقف جدید تربیتی اور جماعت احمدیہ کی ترقی کا ضامن وہ نظام ہے جس کی آرزو حضرت مسیح موعود نے کی تھی۔ آپ فرماتے ہیں۔

''اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین (-) کے لئے ایک ایسا احسن انتظام کیا جائے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت (-) تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضعف اور قلت جماعت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہوسکتا ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 ص 323)

ایک الٰہی تحریک کا آغاز

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ اور مقام ایسا نہ رہے جہاں رشد و اصلاح کی کوئی شاخ نہ ہو''۔

(روزنامہ الفضل 11/جنوری 1958ء)

''یہ کام خداتعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خداتعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں، میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خداتعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا''۔

(روزنامہ الفضل 7 جنوری 1958ء)

غریبانہ تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''وقف جدید بھی ان غریبانہ تحریکوں میں سے ایک ہے جو جماعت احمدیہ میں (دین) کے احیائے نو کی خاطر جاری کی گئیں۔ حضرت مصلح موعود نے دیہاتی جماعتوں میں ایک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی خاطر اس کی بنیاد رکھی۔ پس یہ ایک بہت ہی غریبانہ اور درویشانہ سی انجمن ہے جس کا بجٹ بہت معمولی سا ہے لیکن گزشتہ سال اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں دیگر انجمنوں نے ترقی کی وہاں خداتعالیٰ نے اس غریبانہ انجمن کو بھی نمایاں ترقی کی توفیق بخشی''۔ (خطبات طاہر جلد 4 ص 5)

غیر معمولی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''میں امید رکھتا ہوں کہ جس رفتار سے ہم آگے چل پڑے ہیں ہم بہت جلد انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔ ہماری پہلی منزل تو یہ ہے کہ پارٹیشن کے وقت تقسیم ہند کے وقت ہندوستان میں جماعت احمدیہ کا جو مقام اور مرتبہ تھا اس کو پہلے حاصل کریں گے۔ اس کے بعد اگلا قدم یہ ہوگا کہ اس کو بنیاد بنا کر حضرت مسیح موعود کے ان مبشر الہامات کی تعبیر کی طرف آگے بڑھیں گے جو ہندوستان میں (دین حق) اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی ترقی سے وابستہ ہیں۔ ان کے متعلق جو الہامات نازل فرمائے گئے اس لحاظ سے وقف جدید کی تحریک کو آپ بالکل معمولی اور عام تحریک نہ سمجھیں اس کا ہندوستان کے روحانی مستقبل کے ساتھ ایک گہرا واسطہ ہے اور ساری دنیا کی جماعتوں کو اس میں حصہ لینا چاہیئے''۔

(خطبات طاہر جلد 6 ص 882)

تحریک کے دو حصے

وقف اور چندہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

'' میں نے اس سال 27 دسمبر کو ارشاد و اصلاح کی ایک اہم تحریک پیش کی تھی۔ جس کے دو حصے تھے۔ ایک وقف اور ایک چندہ''۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 7 جنوری 1958ء)

پہلا حصہ

وقف جدید کی سکیم

حضرت مصلح موعود نے 2 جنوری 1958ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی سکیم بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور وہ دورہ کرتا ہوا ہر ایک جگہ گھنٹہ دو گھنٹے ٹھہرتا ہوا سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ ہمارے مربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑی تک پہنچنا پڑے گا اور یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب میری یہ نئی سکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں بلکہ کراچی سے لے کر پشاور تک ہر جگہ ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقے کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ ان سے متاثر ہوں۔ وہ انہیں پڑھائیں بھی اور رشد و اصلاح کے کام بھی کریں اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے اور اس کے ذریعے گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے بلکہ ہر گاؤں کے ہر گھر تک ہماری پہنچ ہو۔ پس جب تک ہم اس مہاجال کو نہ پھیلائیں گے اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہوسکتے''۔

(الفضل 11 جنوری 1958ء)

پھر فرمایا:

''ہماری اصل سکیم تو یہ ہے کہ کم سے کم ڈیڑھ ہزار سینٹر سارے ملک میں قائم کر دیئے جائیں اگر ڈیڑھ ہزار سنٹر قائم ہو جائیں تو کراچی سے پشاور تک ہر پانچ میل پر ایک سنٹر قائم ہو جاتا ہے۔ پس اگر ڈیڑھ ہزار سینٹر قائم ہو جائے تو ہمارے ملک کا کوئی گوشہ اصلاح و ارشاد کے دائرے سے باہر نہیں رہ سکتا''۔ (الفضل 15 مارچ 1958ء)

طرز دعوت یا تربیت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''وقف جدید کی تحریک کا اس طرز (دعوت) سے گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے۔ حضرت مصلح موعود کے ذہن میں جو طرز (دعوت) تھی یا طرز تربیت تھی یہ وہی ہے جو میں آپ کے سامنے بیان کر رہا ہوں۔ آپ کے پیش نظر کوئی بہت زیادہ رسمی سخت مزاج کی تنظیم نہیں تھی۔ ایسی تنظیم تھی جس میں لوچ ہو، جس میں تقاضوں کے مطابق ڈھلنے کی صلاحیت ہو، اونچ نیچ کے لئے اس میں گنجائش موجود ہو۔ پس ہندوستان کی وقف جدید کو بھی اسی نہج پر کام کرنا ہو گا۔ (خطبات طاہر جلد 10 ص 1005)

دوسرا حصہ، چندہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''پس میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔

(الفضل 17 فروری 1960ء))

شرح چندہ پر اعتراض کا جواب

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

''بعض لوگ یہ کہتے ہیں اور بعض صاحب حیثیت دوست بھی یہ کہتے ہیں کہ وقف جدید کا چندہ تو صرف چھ روپے ہے۔ حضور نے چھ ہی کی تحریک کی تھی۔ پس ہم نے یہ چندہ ادا کر دیا اور ہم اس فرض سے سبکدوش ہوگئے ہیں ...... جب بھی دوست چھ پر زور دیتے ہیں تو مجھے وہ لطیفہ یاد آجاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک میراثی اور ایک چوہدری نے اکٹھا سفر کیا۔ کشتی پر وہ جارہے تھے۔ میراثی کھودا تھا۔ اس کی داڑھی پر صرف دو چار بال تھے اور چوہدری کی داڑھی پوری بھری ہوئی تھی، تو کشتی بھنور میں پھنسنے لگی اور ملاح نے کہا۔ لوگوں میں اعلان کیا کہ لوگ خضر پیر کی خیرات کچھ نہ کچھ ڈال دیں تو چوہدری کو مذاق کی سوجھی اور اس نے اس میراثی سے مخاطب ہو کر کہا کہ آؤ کیوں نہ ہم اپنی داڑھی کے دو دو چار چار بال اس دریا میں پھینک دیں۔ وہ جانتا تھا کہ اس کے دو چار ہی بال ہیں۔ میراثی سمجھ گیا اور اس نے برجستہ جواب دیا کہ چوہدری جی! اے چو آں دا ویلا اے۔ کیہڑا پیو دا پتر اے جے ساری داڑھی نہ پٹ کے سٹ دے۔

تو یہ ایک لطیفہ ہے جس پہ ہنسی آتی ہے لیکن اس لطیفہ کا اطلاق اگر آپ جماعت اور (دین) کے مسائل پر کر کے دیکھیں تو یہ لطیفہ نہیں رہتا بلکہ ایک دردناک حقیقت بن جاتا ہے۔ خدا کی قسم آج چھ کا وقت نہیں ہے، خدا کی قسم آج وقت ہے کہ ہم اپنا سب کچھ لاکر دین کے حوالے کر دیں۔ آج وقت ہے کہ خداتعالیٰ جس نے ہمیں سب کچھ دیا تھا، جس نے ہمیں پیدا کیا بڑا کیا یہ زمین و آسمان ہمارے لئے مسخر کر دیئے، اس خدا کی دی ہوئی چیزیں اسے لوٹا دیں۔ وہ ہم سے ہمیشہ کے لئے نہیں مانگتا۔ عارضی طور پر قرض کے طور پر مانگتا ہے اور پھر اسے واپس کرے گا اور بہت بڑھا چڑھا کر واپس کرے گا''۔ (تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

مصارف چندہ

'' حضور کے انہی ارشادات کی روشنی میں ہم نے وقف جدید کی طرف سے ایک مستقل شعبہ، شعبہ اشاعت لٹریچر قائم کیا اور ہمارا مقصد یہ تھا کہ کلیۃً حضرت مسیح موعود کی کتابوں کی اشاعت کی جائے اور تمام پاکستان میں، کیونکہ ہمارا دائرہ عمل پاکستان ہی ہے۔ مختلف مقامی زبانوں میں ان کتابوں کے تراجم کرا کے ان کو شائع کریں''۔

(تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''پس تمام دنیا میں جو وقف جدید کے نام پر خدا کی راہ میں آپ سے رقم لی جاتی ہے اس کا یہ مصرف ہے اور شدھی کی تحریک کے مقابل پر جو جماعت احمدیہ نے تحریک شروع کی اور خدا کے فضل کے ساتھ انتہائی کامیابی کے ساتھ کی۔ اس میں بھی وقف جدید نمایاں طور پر حصہ لے رہی ہے۔ بعض

علاقوں میں جہاں غیروں نے سکول بنائے تھے، ہسپتال شفا خانے بنائے تھے، اس طرح وہ مقامی طور پر اپنے اثرات پیدا کر رہے تھے مثلاً عیسائی ہیں جو مسلمانوں کو مرعوب کر رہے تھے یا شیڈول کاسٹ کے لوگوں کو کھینچ رہے تھے، وہاں بھی وقف جدید کی طرف سے جوابی کارروائی کسی رنگ میں شروع ہوگئی ہے۔'' (خطبات طاہر جلد 6 ص 882)

اغراض و مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''آج سے اٹھائیس برس پہلے 1957ء میں حضرت فضل عمر نے وقف جدید انجمن احمدیہ کی بنیاد ڈالی۔ یہ تحریک بنیادی طور پر دو اغراض سے جاری کی گئی تھی۔ پہلی غرض کا تعلق دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت سے تھا۔ پہلی بات یہ تھی کہ پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں چونکہ یہ ممکن نہیں تھا ہر جگہ ایک مربی کو تعینات کیا جائے اس لئے وہاں خصوصاً نئی نسلوں میں تربیت کی کمزوری کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے نہ صرف نئی نسلوں میں بلکہ تقسیم ہند کے بعد جو لوگ جوان تھے وہ بھی کئی قسم کی معاشرتی خرابیوں کا شکار ہوئے اور بنیادی طور پر دین کے مبادیات سے بھی بعض صورتوں میں وہ غافل ہوگئے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے بشدت یہ محسوس کیا کہ جب تک ایسی کوئی تحریک نہ جاری کی جائے جس کا تعلق خالصتاً دیہاتی تربیت سے ہو اس وقت تک ہم دیہاتی علاقوں میں احمدیت کے مستقبل کے متعلق بے فکر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضور نے اس تحریک یعنی تحریک وقف جدید کا آغاز فرمایا۔ حضور نے اوّلین ممبران وقف جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا۔ حضور ان دنوں بیمار تھے لیکن بیماری کے باوجود ذہن ہر وقت (دین) کی ترقیات کے متعلق سوچتا رہتا تھا۔ ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو یہی دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں خاص طور پر (دعوت الی اللہ) کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ (خطبات طاہر جلد 4 ص 1009)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعود کی بیماری کے آخری ایام کی تحریک تھی اور اس تحریک کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلوں کے رنگ لگائے اور بڑی تیزی کے ساتھ یہ ترقی کر رہی ہے۔ خصوصاً نو (مبائعین) کی خدمت میں اس تحریک نے نمایاں کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ آج بھی اس جلسہ میں دور دور کے علاقوں سے نو (مبائع) آئے ہوئے ہیں جو اس تحریک کے تابع یہاں اکٹھے ہیں۔'' (روزنامہ الفضل 14/اپریل 1984ء)

وقف جدید دفتر اطفال کا آغاز

7/اکتوبر 1969ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے دفتر اطفال کے قیام کا اعلان کیا۔ اس کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ اے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقف جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پر کردو اور اس کمزوری کو دور کردو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہوگئی ہے۔

کل سے میں اس مسئلہ پر سوچ رہا تھا۔ میرا دل چاہا کہ جس طرح ہماری بہنیں بعض (بیوت الذکر) کی تعمیر کے لئے چندہ جمع کرتی ہیں اور سارا ثواب مردوں سے چھین کر اپنی جھولیوں میں بھر لیتی ہیں۔ وہ اپنے باپوں، اپنے بھائیوں، اپنے خاندان اپنے دوسرے رشتہ داروں یا دوسرے احمدی بھائیوں کو اس بات سے محروم کردیتی ہیں کہ اس (بیت الذکر) کی تعمیر میں مالی قربانی کر کے ثواب حاصل کرسکیں۔ اسی طرح اگر خدا تعالیٰ احمدی بچوں کو توفیق دے تو جماعت احمدیہ کے بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھالیں لیکن چونکہ سال کا بڑا حصہ گزر چکا ہے اور مجھے ابھی اطفال الاحمدیہ کے صحیح اعداد و شمار بھی معلوم نہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آج میں اطفال الاحمدیہ سے صرف یہ اپیل کروں کہ اس تحریک میں جتنے روپے کی ضرورت تھی اس میں تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں جو کمی رہ گئی ہے اس کا بار تم اٹھالو اور پچاس ہزار روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو''۔

(خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 419)

پیشگوئی مصلح موعود اور وقف جدید

''حضرت مسیح موعود سے جو خدا نے مصلح موعود کا وعدہ فرمایا تھا یہ تحریک وقف جدید بھی اسی وعدے کا ایک حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بڑی گہری بصیرت حضرت مصلح موعود کو عطا فرمائی تھی نیز وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ ایسے بنیادی اقدامات کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا رہا جو جماعت کی اصلاح میں نمایاں سنگ میل کی حیثیت رکھتے تھے اور ہمیشہ سنگ میل کی حیثیت رکھیں گے''۔

(خطبات طاہر جلد 4 ص 1010)

وقف جدید کی توسیع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''اس غرض سے ہندوستان میں بھی وقف جدید کی تحریک کو مضبوط کیا جائے نیز اس غرض سے کہ پاکستان میں بھی جہاں کام پھیل رہا ہے اور نئی ضرورتیں پیدا ہوئی ہیں، اس کام کو تقویت دی جائے۔ میں اس سال وقف جدید کی مالی تحریک کو پاکستان اور ہندوستان میں محدود رکھنے کی بجائے ساری دنیا پر وسیع کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اس سے پہلے وقف جدید صرف پاکستان تک محدود تھی اور باہر سے اگر کوئی شوقیہ حصہ لینا چاہے تو اس سے چندہ لے لیا جاتا تھا لیکن کبھی تحریک نہیں کی گئی۔ اس کا چندہ اتنا تھوڑا ہے یعنی چندے کا جو آغاز ہے وہ اتنا معمولی ہے کہ باہر کی دنیا کے احمدیوں کی بھاری تعداد بسہولت اس میں شامل ہوسکتی ہے۔ ان کو پتہ بھی نہیں لگے گا کہ ہم کوئی مالی قربانی میں اضافہ کر رہے ہیں اور اجتماعی طور پر اس کا فائدہ ہندوستان اور پاکستان کی وقف جدید کو نمایاں طور پر پہنچے گا۔ خصوصاً ہندوستان میں تو اتنی زیادہ طلب پیدا ہو رہی ہے احمدیت کے لٹریچر کی اور احمدی معلمین کی کہ ایک ایک علاقے کیلئے بھی اگر موجودہ وقف جدید کے سارے وسائل کام میں لائے جائیں تو وہ پورے نہیں اترتے۔...... یعنی اتنی زیادہ ضرورت ہے کہ کئی گنا بھی وقف جدید کو بڑھا دیا جائے تو وہ ضرورت پوری نہیں ہوسکتی۔ اس لئے لازماً ہمیں ان ضرورتوں کو کسی طریق پر پورا کرنا ہے اور اگر ہم فوری طور پر معلّم پیدا نہیں کر سکتے تو لٹریچر بھجوا کے، کیسٹس بھجوا کے اس ضرورت کو پورا کیا جانا چاہئے۔ اس کے لئے اب ایک نیا نظام جاری کرنا پڑے گا۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ اگر باہر کی دنیا کو موقع دیا جائے تو یہ وقت کی ایک عظیم الشان ضرورت ہے۔ انہیں اسے پورا کرنے کی توفیق ملے گی۔

(خطبات طاہر جلد 4 ص 1020)

27 دسمبر کا توارد اور وقف جدید کی توسیع

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''وقف جدید کا میں نے جو نیا اعلان کیا تھا کہ وقف جدید کو باہر کی دنیا میں بھی عام کر دیا جائے، صرف پاکستان تک محدود نہ کیا جائے۔ اس سے اب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت اس میں اللہ تعالیٰ کی یہی تقدیر تھی کہ قادیان اور ر ہندوستان کی محصور جماعتوں کیلئے ہمیں باہر سے بہت کچھ کرنا تھا اور اگر یہ تحریک نہ ہوتی تو بہت سے ایسے اہم کام جو سرانجام دینے کی توفیق ملی ہے، ان سے ہم محروم رہتے ......

اور وقف جدید کا قادیان سے یا ہندوستان کی جماعتوں سے جو گہرا تعلق ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اشارے کی صورت میں اس طرح بھی ظاہر ہوا کہ میں نے قادیان میں جلسہ کے دوران پڑھائے جانے والے جمعہ میں یہ بیان کیا تھا کہ جب وقف جدید کے لئے حضرت مصلح موعود نے ربوہ میں پہلا خطبہ دیا ہے تو وہ 27 دسمبر تھی اور جلسہ کا درمیانی دن تھا اور قادیان میں اب جب میں حاضر ہوا تو جلسہ کے عین درمیان میں جمعہ آیا اور وہ 27 دسمبر کا دن تھا اور اسی دن وقف جدید کا مجھے بھی اعلان کرنا تھا کیونکہ دستور یہی ہے کہ سال کے آخری جمعہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ تو اس وقت میری توجہ اس طرف مبذول کروائی گئی کہ یہ توارد کوئی خاص معنی رکھتا ہے۔ پس یقیناً یہ توارد اس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ وقف جدید کا ایک تعلق تو پاکستان سے تھا جس کا آغاز پاکستان سے کیا گیا لیکن وہ دوسرا تعلق جس کے لئے میں نے تحریک کی تھی یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رضا یافتہ فعل ہے اور خدا کے منشاء اور تائید کے مطابق ہی ایسا ہوا ہے اور قادیان اور ہندوستان کی جماعتوں کو بھی تمام بیرونی دنیا کے احمدیوں کی غیر معمولی مالی امداد اور قربانی کی ضرورت ہے اور وہ وقف جدید کے راستے سے کی جائے۔

(خطبات طاہر جلد 11 ص 53)

وقف جدید کی خدمات

''یہ تحریک ملکی ضروریات کو بھی پورا کر رہی ہے۔ یہ تحریک خدمت خلق میں بڑا بھاری کام کر رہی ہے، معلمین کو ہومیو پیتھک بھی سکھائی جاتی ہے طب بھی سکھائی جاتی ہے، کمپونڈری بھی سکھائی جاتی ہے اور ایسی دور افتادہ جگہوں میں جہاں کوئی ڈاکٹری امداد مہیا نہیں ہوسکتی یہ لوگ خدمت خلق بھی کرتے ہیں انہیں سوشل کام بھی سکھائے جاتے ہیں۔ یہ دیہات سدھار کا بھی کام کرتے ہیں، یہ (اشاعت دین)(-) بھی کرتے ہیں، یہ جماعتوں کی تربیت بھی کرتے ہیں''۔

(تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

معلّمین کی قربانیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''بعض علاقوں میں ہندوؤں کا کثرت سے (دین حق) کی طرف رجحان پایا جاتا ہے اور وہاں خاص وقف کی روح کے ساتھ آگے بڑھنے والے واقفین کی ضرورت ہے۔ ہمارے رہن سہن سے ان کا رہن سہن مختلف ہے۔ ہمارے حالات اور موسموں سے ان علاقوں کا رہن سہن اور موسم مختلف ہیں اور خاصی دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ تو وہاں کا پانی اتنا گندا اور کسیلا اور دل کو متلا دینے والا ملتا ہے کہ وہ پانی پینا ہی ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ پھر اس علاقے میں سانپ اور بچھو بھی ہیں۔ خوراک کی بڑی کمی پائی جاتی ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی ماہ تک بارش نہیں ہوتی۔ تو اس کی وجہ سے پانی اور بھی زیادہ گہرا چلا جاتا ہے اور مہنگا ملتا ہے اس لئے بہت قیمت دے کر پانی لینا پڑتا ہے۔ تو ان حالات میں وقف جدید کے معلّمین محض للہ (دین) کی بہت بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں...... پس یہ بہت عظیم الشان خدمت ہے جو وقف جدید نے سرانجام دی ہے اور دے رہی ہے''۔

(خطبات طاہر جلد 3 ص 2)

کارکنان کی دعاؤں اور محنت کا ثمر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''جہاں تک وقف جدید کے کاموں کا تعلق ہے خداتعالیٰ کے فضل سے وہ پاک تبدیلی جو دیہات میں نظر آتی ہے اس میں ان کارکنان کی دعاوں کا بھی دخل ہے اور ان کی محنتوں کا بھی اس لحاظ سے دخل ہے کہ وہ نہایت غریبانہ گزاروں میں رہ کر بھی بڑی محنت کے ساتھ بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے، نمازوں کی طرف توجہ دلاتے اور بڑے مشکل حالات میں صبر اور شکر کے ساتھ گزارہ کررہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو اور بھی ترقی دے۔

(خطبات طاہر جلد 4 ص 5)

خادموں اور معلّمین کو خراج تحسین

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''وقف جدید کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کثرت سے ایسے خادم دین میسر ہیں جو نہایت قربانی کے ساتھ بے نفسی کے ساتھ بڑے مشکل حالات میں جماعت کی خدمت کررہے ہیں اور سارے پاکستان میں بڑی غریبانہ زندگی بسر کرتے ہوئے بغیر شکوہ زبان پر لائے ہوئے دیہاتی جماعتوں کی حالت سدھارنے میں مصروف ہیں۔ اسی طرح ہندوؤں کے علاقہ میں انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔'' (خطبات طاہر جلد 6 ص 14)

''خداتعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے ایک معمولی کم تعلیم کے معلّم نے خدا کے فضل سے کیسی تبدیلی پیدا کی! دراصل یہ تبدیلی اس نے نہیں کی بلکہ اس خدائے علیم وحکیم اور قادر مطلق نے کی جس کے ایماء پر یہ تحریک جاری کی گئی تھی اور ایک سیکرٹری مال نے ابھی کچھ ہی دن ہوئے مجھ سے ذکر کیا کہ وقف جدید کا معلّم جب وہاں مقرر ہوا تھا تو اس سے پہلے اس جماعت کا یہ حال تھا کہ باوجود ہزار کوشش کے وہاں سالانہ ایک ہزار سے زیادہ بجٹ نہیں ہوا تھا لیکن اس دو سال کے اندر اندر ہی اس جماعت کا بجٹ پانچ ہزار روپے تک پہنچ گیا ہے۔''

(تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

''تو تحریک وقف جدید خدا کے فضل سے اس لحاظ سے بھی کامیاب ثابت ہورہی ہے اس کے ذریعہ ہمارے چندے بڑھ رہے ہیں اور وہ دیہات جہاں سے کبھی کوئی چندہ ادا نہیں ہوا تھا، وقف جدید کے معلّم کے جانے کے بعد خدا کے فضل سے وہ بھی باقاعدہ چندہ دہندہ بن گئی ہے''۔

(تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

دوسرے چندہ جات میں اضافے کا باعث

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''مجھے امید ہے کہ یہ تحریک جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خداتعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہوگا کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہوجائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہوجاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوجاتا ہے''۔

(خطبات وقف جدید۔ صفحہ 86)

جماعت کی زندگی کا ضامن نظام

''وہ کون سا نظام ہے ہمارے اندر جو اس ہماری زندگی کی ضمانت دے سکتا ہے؟ وہ کونسا نظام ہے جو ہماری دیہاتی جماعتوں کو دوبارہ زندہ کرسکتا ہے؟ یہ نظام درحقیقت وقف جدید ہی کا نظام ہے جو تمام دیہاتی جماعتوں میں ایک جال کی طرح پھیل جائے گا۔ اگر جماعت توجہ کرے گی تو انشاء اللہ یہ نظام ہر ہر گاؤں میں ہر ہر قصبے میں ہر ہر قریہ میں پہنچے گا ہر گھر کے دروازے کھٹکھٹائے جائیں گے اور ان احمدیوں کو بیدار کیا جائے گا اور جو آج غافل ہو رہے ہیں۔ ان احمدیوں کو بیدار کیا جائے گا اور وہ خطرے کا الارم سنایا جائے گا جو خطرے کا الارم آج فضا میں بج رہا ہے۔...... یہ تحریک دراصل جماعت کی زندگی کے مترادف ہے۔ جماعت کی زندگی اور وقف جدید کی زندگی آج ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ اس لئے میں آپ سے پھر یہ درخواست کروں گا بڑے عجز سے یہ درخواست کروں گا اور یہ درخواست میں اپنے دل کی عمیق ترین گہرائیوں سے کررہا ہوں کہ جدوجہد کیجئے، جاں فشانی کیجئے، کوشش کیجئے، اپنی جماعتوں کو اس اعلیٰ معیار پر قائم کریں اور لے کر آئیں جو معیار روحانی جماعتوں کا ہوا کرتا ہے۔ (تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

یاددہانی وقف جدید

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب فرماتے ہیں:

''پس میں آپ سے ایک دفعہ پھر کہوں گا کہ وقف جدید کی تحریک کو زندہ کیجئے، اسے زندہ کیجئے اور اس کی رگوں میں اپنی قربانیوں کا خون بھر دیجئے تاکہ (دین) کی شریانوں میں تازہ اور زندہ اور تمناؤں سے بھرا ہوا خون دوڑنے لگے۔ ...... آج آپ سے حضرت مسیح موعود کی امیدیں وابستہ ہیں۔ آج آپ ہی ہیں جن کے ذریعہ (دین) زندہ ہوگا اور آپ کے علاوہ سب تاریکی ہے۔ اپنے آپ پر ظلمات کے سائے نہ پڑنے دیجئے۔

(تقریر جلسہ سالانہ 1960ء)

مکرم غلام محمد صاحب اور قادیان کی دلکش یادیں

س۔ خاتون

میرے تایازاد بھائی غلام محمد صاحب نے قادیان میں میرے اباجان (حضرت بھائی محمود احمد صاحب رفیق بانی سلسلہ) کے پاس رہ کر میٹرک تک تعلیم پائی۔ بھائی جی اپنے طالب علمی کے زمانے کے قصے سناتے کہ ہم بے انتہا محبت اور سلوک سے رہتے تھے اور لوگ ہماری مثال دیا کرتے تھے۔ چچا جان ہمیں درثمین کے اشعار یاد کرواتے نیز ساتھ ساتھ دینی مسائل بھی سمجھاتے۔ ان دنوں طالب علموں کو ٹکٹ پر رعایت ملا کرتی تھی۔ ہم وہ بنوا لیتے تو سفر انتہائی سستا پڑتا۔ چچا جان نے بیشمار تاریخی مقامات کی سیریں کروائیں اکثر لڑکے بتاتے کہ ہمیں فلاں فلاں چیز پسند ہے۔ میں فوراً بول اٹھتا مجھے تو بس اپنے مذہب سے قادیان سے اور اپنے چچا سے اندھی محبت ہے۔

بھائی جی نے پڑھائی سے فراغت پاتے ہی ایران کی راہ لی ان دنوں ایران میں دولت کمانے کے سنہری ذرائع موجود تھے۔ تیل کے کنویں کھودے جارہے تھے اور جسے ان کا ٹھیکہ مل جاتا وہ مالا مال ہو جاتا تھا۔ مگر بھائی جی کو روپے کی لگن نہیں تھی انہیں اپنی پسند کی تین چیزوں کی ضرورت تھی سو کچھ عرصہ ایران میں رہ کر قادیان واپس آگئے۔ قادیان آکر آپ نے دو مکان بنوائے ایک کرایہ پر دے دیا ایک جو بہت بڑا وسیع و عریض تھا اس میں خود شفٹ ہوگئے۔

پھر وقت آگے بڑھا اور مخالفین نے قادیان کے چاروں طرف فساد برپا کردیا۔ بعض علاقوں میں اشیائے ضروریہ جن کی باہر سے ترسیل ہوتی تھی روک دیں۔ اباجان کے کچھ نیک دل دوستوں نے جو ہندو تھے رلدو رام صاحب رام لعل اور جمنا داس صاحب نے ان اشیاء کے پہنچانے کا انتظام کردیا۔ بھائی جی نے والد صاحب کو بتایا کہ دشمن ہمیں بہت گالیاں دیتے ہیں۔ اباجان نے سنا تو فوراً بولے جواب میں تم مت گالی دینا ہمیں گالی کا جواب گالی سے دینے کا حکم نہیں۔ بھائی جی کہنے لگے چچا جان وہ مجھے جتنی گالیاں چاہے دیں میں پرواہ نہیں کروں گا اگر میرے مرشد کو گالی دیں گے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔

منارۃ المسیح کی آخری منزل پر چاروں اور لاؤڈ سپیکر نصب تھے۔ ان میں سے ایک جاں بخش اور نہایت دلکش آواز سنائی دی۔ بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو۔ ہیں یہ کس کی آواز ہے اتنی پیاری بھائی جی کہنے لگے یہ ہمارے قابل صد احترام محمد شفیع صاحب اسلم کی معلوم ہوتی ہے۔ پورے علاقے میں ان کی آواز کا چرچا تھا ایک بار انہوں نے امرتسر کے رام باغ میں ایک جلسہ میں ایک نظم پڑھی تھی۔

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

یقین مانیں چلتی ٹریفک تھم گئی تھی لوگ اندھا دھند پنڈال کی جانب بھاگے تھے اور ان پر روپے نچھاور کر رہے تھے۔ یہ اپنے اوپر نچھاور ہونے والے روپے خود نہیں لیتے تھے بلکہ راہ مولیٰ میں دے دیا کرتے انہیں پلے بیک سنگر کے طور پر گانے ریکارڈ کروانے کی ان گنت آفر آتیں وہ انہیں ٹھکرا دیتے تھے۔

پھر عقب سے بے حد خوبصورت آواز آئی یہ ایک نوعمر لڑکے کی آواز تھی غلام محی الدین نامی لڑکا بنگال سے قادیان آیا ہوا تھا اس نے جو آیات تلاوت کیں ان کا ترجمہ لکھ رہی ہوں۔ ہم ضرور آزمائیں گے تم کو خوف، بھوک، جان و مال اور پھلوں کی کمی سے اور بشارت دے دو صبر کرنے والوں کو۔ وہ لوگ جب انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔

اب میرے پاس الفاظ نہیں کہ اس آواز کی تعریف کرسکوں ایسا محسوس ہورہا تھا جیسا کہ دو فرشتے آسمان سے اتر آئے ہوں اور اپنے پیاروں کو تلقین کررہے ہوں کہ مایوس نہ ہوں صبر سے کام لیں اور آسمان سے نور کی بارش ہورہی ہو۔ پھر تھوڑی دیر بعد شور مچ گیا کہ مغرب کی جانب سے آندھی اٹھی ہے اور واقعی آندھی اس شدت کی تھی کہ اس نے خیمے اکھاڑ کے رکھ دیئے اوپر سے مدد بھی پہنچ گئی۔ کچھ کھیتوں میں چھپ گئے اور جہاں پر خیمے گاڑے گئے تھے وہ جگہ اتنی صاف ہوگئی جیسے جھاڑو پھیرا گیا ہو اور یہ معجزہ اس پیارے کی جانب سے رونما ہوا جس نے مدد کا وعدہ کیا تھا۔

پھر ملک تقسیم ہوا بھائی جی سرگودھا آگئے یہاں پر مکان تو مل گیا مگر قادیان کے پاسنگ بھی نہ تھا تاہم جو صبر کے عادی ہوتے ہیں ان کے لئے بہت تھا اسے بھی ظالموں نے 1974ء میں پٹرول چھڑک کر جلا دیا۔ نیک دل ہمسایہ نے بڑی مشکل سے باہر نکالا۔ باہر سے دروازوں کی کنڈیاں چڑھا دی گئی تھیں قصہ کوتاہ بھائی جی ربوہ آگئے اور حسب دستور ایک مکان بنایا۔ اس کی چھت پر ایک خوبصورت سا کمرہ بنوایا اسے بیت الدعا کا نام دیا۔ ان کی ساری اولاد خدمت دین میں لگی ہوئی ہے۔ ان کی بہو انیسہ بیگم اہلیہ راجہ فاضل احمد صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کافی عرصہ دارالرحمت غربی کی لجنہ اماء اللہ کی صدر رہیں وہ اور باقی تین بیٹے اور تین بیٹیاں لندن میں اور بڑے بیٹے راجہ ناصر احمد صاحب سرگودھا میں ہوتے ہیں۔ خداتعالیٰ سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

☆............☆............☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر 118299 میں Mumtazah Akhtar

زوجہ Amar Maruf قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Konarom ضلع وملک Indonesian بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-02-2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Haq Mehr Indonesian Rupi 3500000۔ اس وقت مجھے مبلغ 500000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Mumtazah Akhtar۔ گواہ شد نمبر 1 Rustam Muhammadiyah S/O Muhammadiyah۔ گواہ شد نمبر 2 Amar Maruf S/O Maman Abdurrahman۔

مسل نمبر 118300 میں عظیم اللہ

ولد ملک محمد اسحاق قوم اعوان پیشہ پرائیویٹ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شرق اوسط ضلع وملک .... بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-12-2012 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2000 UAE Dirham ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عظیم اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 شہزادہ آفتاب ولد غلام رسول۔ گواہ شد نمبر 2 محمد یحیٰ ولد محمد ابراہیم۔

مسل نمبر 118301 میں Fatimah Siddikah

بنت Awaludin قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Cisalada ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 05-11-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 350000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Fatimah Siddikah۔ گواہ شد نمبر 1 Awaludin S/O M. Rais۔ گواہ شد نمبر 2 A. Zaeni S/O Abd. Jamail۔

مسل نمبر 118302 میں Sriyati

زوجہ Surono قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Madiun ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-11-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Gold Ring 2.5Grams Indonesian Rupi1500000, 2:Haq Mehr Indnesian Rupi 100۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Sriyati۔ گواہ شد نمبر 1 Rizal Fazli Mubarak S/O Mahmud Ahmad۔ گواہ شد نمبر 2 Gunawan Sutrisno S/O Imam Sutrisno۔

مسل نمبر 118303 میں Noer Iskandar Zulkarnain

ولد Zulkanaini قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت 1998 ساکن Kebayoran ضلع وملک Indonesia بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-08-2012 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 6000000 Indonesian Rupiah ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Noer Iskandar Zulkarnain۔ گواہ شد نمبر 1 Mahmud Ahmad S/O Soemapradja۔ گواہ شد نمبر 2 Maman Karnani S/O M. Satibi۔

مسل نمبر 118304 میں Ayesha Adams

زوجہ Kojo Muhammad قوم ...... پیشہ تجارت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Asikums ضلع وملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-07-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 150Cedi ماہوار بصورت Trading مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Ayesha Adams۔ گواہ شد نمبر 1 Adam asamoal S/O Muhammad۔ گواہ شد نمبر 2 Kojo Muhammad S/O Kojo Ismeal۔

مسل نمبر 118306 میں Rahmat Essel

زوجہ Usman Abonyi قوم ...... پیشہ تدریس عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Bedum ضلع وملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-12-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 400Cedi ماہوار بصورت Teaching مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Rahmat Essal۔ گواہ شد نمبر 1 Usman Abonyi S/O Usman Yaw۔ گواہ شد نمبر 2 Mubarak Ampeaw S/O Issah Korankye۔

مسل نمبر 118307 میں Ibrahim Essilfie

ولد Ahmad K. Essilfie قوم ...... پیشہ کسان عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mando ضلع وملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-09-2012 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Cocoa Form Cedi4000, 2:Orange Form Cedi2000۔ اس وقت مجھے مبلغ 200Cedi ماہوار بصورت Farming مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Essilfie۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Wahab Anderson S/O Ahmad Saeed Anderson۔ گواہ شد نمبر 2 Usman Kofi Qwansah S/O Usman K. Donkoh۔

مسل نمبر 118308 میں Ahmad Ben Odoom

ولد Ahmadu Kojo Odoom قوم ...... پیشہ کسان عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Mando ضلع وملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-03-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Rubber Trees Cedi5000۔ اس وقت مجھے مبلغ 200Cedi ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmad Ben Odoom۔ گواہ شد نمبر 1 Adam K. Amqah S/O Ishaque Kobina۔ گواہ شد نمبر 2 Mustapha Ackonu S/O Ahmad Bin Odoom۔

مسل نمبر 118309 میں Barikisu Yussif

زوجہ Alhassan قوم ...... پیشہ تدریس عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jujeidayiri ضلع وملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-03-2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 812Cedi ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Barikisu Yussif۔ گواہ شد نمبر 1 Alhassan Mumeen S/O Mumeen۔ گواہ شد نمبر 2 Daud Sulaih S/O Sualihu۔

مسل نمبر 118310 میں Ansariata Issah

ولد Issah قوم ...... پیشہ تدریس عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Dobilewa ضلع وملک Upper West Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-04-2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Land 80x80 1500 Cedi۔ اس وقت مجھے مبلغ 900Cedi ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ansaruata Issah۔ گواہ شد نمبر 1 Dawood Sualih S/O Sualihu۔ گواہ شد نمبر 2 Abdul Razak S/O Haruna۔

مسل نمبر 118311 میں Hajia Zainag Salih

زوجہ Salih Adam قوم ...... پیشہ بیروزگار عمر 85 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wa ضلع وملک Ghana بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-08-2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 1:Mango Trees7 Cedi......, 2:Cows2 Cedi.......۔ اس وقت مجھے مبلغ 100Cedi ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Hajia zainab Salih۔ گواہ شد نمبر 1 Ismail Ibrahim S/O Ibrahim۔ گواہ شد نمبر 2 Bashir Kwaw S/O Kwaw۔

☆............☆............☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عمران احمد تبسم صاحب صدر جماعت احمدیہ اورا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

ہماری جماعت کے پانچ بچوں مسرور احمد ولد مکرم فہیم احمد صاحب عمر 12 سال، امۃ المتین بنت مکرم ممتاز احمد صاحب عمر 12 سال، فرحانہ شمشاد بنت مکرم شمشاد احمد صاحب عمر 12 سال، ھبہ وسیم بنت مکرم وسیم احمد صاحب عمر 13 سال اور غزالہ شاہد بنت مکرم محمد ادریس شاہد صاحب عمر ساڑھے 6 سال نے پہلی بار قرآن کریم ناظرہ کا دور مکمل کرلیا ہے۔ ان بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی سعادت مکرم محمد ادریس شاہد صاحب معلم وقف جدید کو نصیب ہوئی۔ مورخہ 6 دسمبر 2014ء کو بعد نماز مغرب تقریب آمین میں مکرم محمد مسعود الحسن صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچوں سے قرآن کریم کے بعض حصص سنے اور محترم محمد ادریس شاہد صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ہمایوں طاہر صاحب معلم سلسلہ بیریانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ تحریر کرتے ہیں۔

ملیحہ اجمل بنت مکرم محمد اجمل صاحب 295 گ ب بیریانوالہ نے ساڑھے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور ختم کرلیا۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ محترمہ سلمٰی طاہر صاحبہ کے حصے میں آئی۔ مورخہ 10 فروری 2015ء کو تقریب آمین کے موقع پر مکرم چوہدری محمد افضل صاحب امیر ضلع ٹوبہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناصر صاحب واقف زندگی انچارج احمدیہ ہسپتال ٹب مین برگ لائبیریا تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم بابو عنایت اللہ صاحب آف محمود آباد فارم حال دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے سی سی یو میں داخل ہیں اور Ventilator پر ہیں۔ پھیپھڑوں میں پانی ہے اور جگر بھی صحیح کام نہیں کررہا۔ احباب سے ان کی کامل وعاجل صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

تقریب تقسیم انعامات سہ ماہی اول

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 22 فروری 2015ء کو بعد از نماز عصر ایوان قدوس دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں اپنی سہ ماہی اول نومبر 2014ء تا جنوری 2015ء کی تقریب تقسیم انعامات منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مہمان خصوصی محترم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھے۔ تلاوت قرآن کریم وعہد اطفال اور نظم کے بعد مکرم باسل احمد نعیم صاحب سیکرٹری عمومی نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے سہ ماہی میں ہونے والی کارکردگی کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ مکرم ثاقب کامران صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ولادت

مکرم شیخ شبیر احمد صاحب آف مردان حال ڈسکاؤنٹ مارٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم طیب شبیر صاحب کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قدسیہ طیب عطا فرمایا اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شمولیت کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ والد کی طرف سے حضرت شیخ نیاز الدین صاحب آف مردان رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی نسل میں سے اور والدہ کی طرف سے مکرم چوہدری احمد خان ایاز صاحب آف کھاریاں مربی ہنگری و پولینڈ کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو احسن طریق پر وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے والی، صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی والی، والدین کیلئے قرۃ العین اور جماعت کیلئے نافع وجود بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم طاہر وقاص ڈھڈی صاحب معلم سلسلہ وقف جدید سلیم پور ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 5 جنوری 2015ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام سلمان طاہر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رزاق احمد ڈھڈی صاحب مرحوم 46 شمالی ضلع سرگودھا کا پوتا اور مکرم مشتاق احمد چوہان صاحب چک DB-15 ضلع میانوالی کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی والا، نیک، صالح، خادمِ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد وتشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں

خاکسار کی والدہ محترمہ ہدایت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری محب الرحمان صاحب مرحوم اہرانوی سابق سیکرٹری مال چک نمبر 88 ج۔ب ضلع فیصل آباد چند دن کی علالت کے بعد مورخہ 14 فروری 2015ء کو وفات پاگئیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر 97 سال تھی آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصیہ تھیں اور آپ نے اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کردیا ہوا تھا۔ اُسی روز بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں قبر تیار ہونے پر محترم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھیں آپ کے والد محترم چوہدری عنایت علی صاحب اہرانوی ضلع ہوشیار پور حضرت مسیح موعود کی وفات کے وقت پولیس میں ملازم تھے۔ ہمارے والد صاحب نے بتایا تھا کہ ہمارے گاؤں اہرانہ ضلع ہوشیار پور میں ایک بار کسی مخالف مولوی نے واعظ کیا اور غلط واقعہ بیان کیا آپ اُسی مجمع میں جوش سے اُٹھ کر کھڑے ہوگئے اور کہا کہ مولوی صاحب غلط بیان نہ کریں میں موقعہ پر موجود تھا۔ اور اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ مجمع میں سناٹا چھا گیا اور یوں ہمارے ننھیال میں احمدیت کے نور کا ظہور ہوا۔ میری والدہ محترمہ ان پڑھ تھیں تاہم آپ بہت سی خوبیوں کی مالک، وفا شعار بیوی، ملنسار، دعاگو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور صابر خاتون تھیں۔ نوافل ادا کرنے والی رحمی رشتہ داروں اور غیروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والی تھیں۔ مہمان نواز، احمدیت کی شیدائی، سلسلہ احمدیہ کے بارہ میں غیرت رکھنے والی اپنوں اور غیروں کا خیال رکھنے والی، سچی خوابیں دیکھنے والی، خدا تعالیٰ پر کامل ایمان رکھنے والی اور اپنی نمازوں کو اولین وقت پر ادا کرنے والی خاتون تھیں۔ جو دعائیں یاد تھیں ان کو اکثر دہرایا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے خاکسار، مکرم رانا فضل احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ چک نمبر 88 ج ب، 9 پوتے، 6 پوتیاں، 3 نواسے، 4 نواسیاں، 4 پڑپوتے، 4 پڑپوتیاں، 4 پڑنواسے اور 6 پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ہماری اکلوتی بہن بشریٰ بیگم صاحبہ ستمبر 2012ء میں وفات پاگئی تھیں والدہ محترمہ نے انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا اور کسی کے سامنے آنسو نہیں بہائے صرف یہی کہا کہ خدا تعالیٰ کا مال تھا وہ لے گیا ہم سب نے بھی وہاں ہی جانا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے، اُن کے درجات بلند فرماتا چلا جائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے، ان کی تمام نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے اور ہم سب کو انکی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم بشیر احمد خان صاحب مربی سلسلہ چک نمبر 55/2L محمود آباد ضلع اوکاڑہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے خسر مکرم مختار احمد حیدر صاحب مورخہ یکم فروری 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ بوقت وفات سیکرٹری مال شہر وضلع جھنگ، سیکرٹری تحریک جدید شہر وضلع جھنگ، انچارج دفتر امیر صاحب ضلع، سیکرٹری ضیافت اور امین کے طور پر خدمات بجالا رہے تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور آپ کی تدفین مورخہ 2 فروری کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے تقریباً عرصہ 60 سال جھنگ شہر و ضلع میں خدمات کی توفیق پائی۔ آپ ملنسار، دعاگو، خوش اخلاق، ہمدرد، جماعتی خدمات میں پیش پیش رہتے تھے۔ آپ مربیان کا بہت احترام کرتے تھے۔ جماعتی ومرکزی مہمانوں کا بہت احترام کرتے اور ان کی مہمان نوازی عمدہ طریق سے کرتے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ، چار بیٹے اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کی بڑی بہو اس وقت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ضلع جھنگ، بیٹے مکرم افتخار احمد حیدر صاحب جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور، بڑے بیٹے مکرم امتیاز احمد خان حیدر صاحب Giessen جرمنی میں سیکرٹری تربیت کی خدمات بجا لارہے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز گولبازار
الفضل جیولرز ربوہ
فون دکان: 047-6215747
رہائش: 047-6211649
میاں غلام مرتضیٰ محمود

مکرم قیصر محمود صاحب

کرکٹ ورلڈ کپ کی ٹیموں کا تجزیہ

آسٹریلیا

آسٹریلیا اس مرتبہ بھی ورلڈ کپ جیتنے کی مضبوط امیدوار ہے۔ جس کے پاس بہترین بلے باز، باؤلرز اور آل راؤنڈرز موجود ہیں۔ گزشتہ ورلڈ کپ کو چھوڑ کر پچھلے چار ورلڈ کپ مقابلوں کے فائنل کھیلنے اور مسلسل تین ورلڈ کپ جیتنے والی آسٹریلیا اس بار اپنے ملک میں کھیلنے کے باعث فیورٹ کا درجہ رکھتی ہے جس کے پاس بیٹنگ میں وارنر، فنچ، کلارک اور اسمتھ جیسے بڑے نام ہیں۔ جبکہ باؤلنگ میں مچل جانسن، سٹاک اور فالکنز جیسے باؤلر موجود ہیں اسی طرح میکس ویل اور واٹسن باؤلنگ اور بیٹنگ دونوں میں یکساں مہارت رکھتے ہیں۔

جنوبی افریقہ

یہ بات سچ ہے کہ 1992ء سے ورلڈ کپ میں شامل ہونے والی جنوبی افریقہ کی ٹیم کبھی بھی ناک آؤٹ سٹیج سے آگے نہیں بڑھ سکی۔ لیکن اس بار ہاشم آملہ، ڈی ویلیئر، ملر، ڈی کووک جیسے بلے بازوں اور ڈیرل اسٹین، مورکل، فلینڈر اور عمران طاہر جیسے مضبوط باؤلنگ اٹیک کے ساتھ اکثر ماہرین کی فیورٹ ٹیم جنوبی افریقہ ہی ہے۔ 1999ء ورلڈ کپ کے فاتح کپتان اسٹیو واہ سمجھتے ہیں کہ اس بار جنوبی افریقہ ورلڈ کپ ٹرافی اپنے قبضہ میں کرلے گی۔

نیوزی لینڈ

1992ء کے ورلڈ کپ میں تمام ٹیموں (سوائے پاکستان) کو مات دینے والی نیوزی لینڈ اس بار بھی اپنی حالیہ پرفارمنس کی وجہ سے سب کی نظروں میں ہے۔ جس کے پاس بہترین بلے بازوں اور باؤلرز کے ساتھ ساتھ اچھے آل راؤنڈرز بھی موجود ہیں۔ سیمی فائنل تک اپنے تمام میچز اپنے گراؤنڈز پر کھیلنے کے باعث نیوزی لینڈ کو مخالف ٹیموں پر برتری حاصل ہوگی۔ نیوزی لینڈ چھ مرتبہ ورلڈ کپ کا سیمی فائنل کھیل چکی ہے۔ نیوزی لینڈ کے مارٹن کرو نے جنوبی افریقہ اور نیوزی لینڈ کو فائنل کیلئے فیورٹ قرار دیا ہے۔

سری لنکا

1996ء کی فاتح اور گزشتہ دو ورلڈ کپ کی رنر اپ سری لنکن ٹیم کسی طور پر بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتی۔ کرکٹ کے دو بڑے نام کمار سنگا کارا اور مہیلا جے وردھنے اپنا آخری ورلڈ کپ کھیل رہے ہیں۔ دونوں کھلاڑی اس ورلڈ کپ کو یادگار بنانے کی پوری کوشش کریں گے۔ 1996ء میں اپنی ٹیم کو چیمپئن بنوانے والے ارجنا رانا ٹنگا کے نزدیک آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، نیوزی لینڈ اور سری لنکا کی ٹیمیں سیمی فائنل کھیلنے کی مضبوط امیدوار ہیں۔

انگلینڈ

تین ورلڈ کپ کے فائنل کھیلنے والی انگلینڈ 1992ء کے بعد سے کبھی بھی سیمی فائنل نہیں کھیل سکی۔ لیکن آسٹریلیا کے میدانوں میں اپنی گزشتہ پرفارمنس کی وجہ سے شاید اس بار انگلینڈ سیمی فائنل کھیلنے والی چار ٹیموں میں جگہ بنا ہی لے۔

انڈیا

اپنے اعزاز کا دفاع کرنے والی انڈیا کی ٹیم آسٹریلیا میں ہونے والے سہ ملکی ٹورنامنٹ میں ایک میچ بھی نہ جیت سکی۔ اس ٹیم میں بڑے ناموں کے ساتھ ساتھ نوجوان کھلاڑی بھی ہیں۔ لیکن ورلڈ کپ کا معرکہ سر کرنے کے لئے سخت محنت درکار ہوگی۔ 1992ء کے ورلڈ کپ سے قبل بھی انڈیا کی ٹیم آسٹریلیا کے تھکا دینے والے ٹور کی وجہ سے اچھی کارکردگی نہیں دکھا سکی تھی۔ اس مرتبہ بھی انڈیا کافی لمبے عرصہ سے آسٹریلیا میں موجود ہے۔

پاکستان

1992ء کی فاتح اور 1999ء کی رنر اپ پاکستان ٹیم سعید اجمل، محمد حفیظ اور جنید خان کی عدم موجودگی کے باعث کمزور باؤلنگ اٹیک پر مشتمل ہے۔ بیٹنگ میں اگرچہ احمد شہزاد، مصباح الحق، یونس خان اور عمر اکمل جیسے نام ضرور ہیں اسی طرح شاہد آفریدی اور حارث سہیل کی موجودگی میں آل راؤنڈرز کی بھی کمی نہیں لیکن سری لنکا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے خلاف مسلسل تین ون ڈے سیریز میں شکست اور حال ہی میں نیوزی لینڈ کے خلاف دو ون ڈے میچوں میں ہار کے بعد پاکستان کو ورلڈ کپ جیتنے کیلئے کسی طرح بھی فیورٹ نہیں کہا جاسکتا۔ تاہم پاکستان کے متعلق تمام ماہرین کی یہ رائے ہے کہ یہ ایک ایسی ٹیم ہے جو کبھی بھی کسی بڑی سے بڑی ٹیم کو زیر کرلے گی تو اگلے ہی روز کسی بھی کمزور ٹیم سے شکست بھی کھاسکتی ہے۔ کیا آپ 1992ء میں پاکستان کی پہلے پانچ میچوں میں صرف ایک کامیابی کے بعد ورلڈ چیمپئن بننے کی کہانی بھول چکے ہیں۔

ویسٹ انڈیز

ویسٹ انڈیز کی ٹیم نے آخری مرتبہ 1996ء میں سیمی فائنل تک رسائی حاصل کی تھی۔ اس کے بعد کھیلے جانے والے چاروں ورلڈ کپ مقابلوں میں یہ ٹیم کوئی خاطر خواہ کارکردگی پیش نہیں کرسکی۔ اس مرتبہ ویسٹ انڈیز کی ٹیم سے بڑی توقع رکھی جاسکتی ہے۔

دیگر ٹیمیں

بنگلہ دیش، زمبابوے اور آئرلینڈ ایسی ٹیمیں ہیں جو کسی بھی بڑی ٹیم کو اپ سیٹ شکست دے کر کوارٹر فائنل کی دوڑ سے باہر کرسکتی ہیں۔ لیکن سکاٹ لینڈ، متحدہ عرب امارات اور افغانستان سے کوئی بڑی امید نہیں رکھی جاسکتی۔

ان تمام باتوں کے باوجود ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ 1983ء میں انڈیا، 1987ء میں آسٹریلیا 1992ء میں پاکستان اور 1996ء میں سری لنکا کی ٹیمیں کسی طرح سے بھی ورلڈ کپ جیتنے کے لئے فیورٹ نہ تھیں۔ لیکن ان ٹیموں نے محنت اور ہمت کے ساتھ دوسری ٹیموں کو زیر کرتے ہوئے ورلڈ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔فروری	
طلوع فجر	5:17
طلوع آفتاب	6:36
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	6:07

درخواست دعا

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

برادرم مکرم عطاء الرحمٰن مبشر صاحب آڈیٹر تحریک جدید کی دائیں آنکھ کا آپریشن ہوا تھا۔ جس میں انفیکشن شروع ہوگیا، اور کافی تکلیف شروع ہوگئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔شوگر۔بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0344-7801578

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ
بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10

بسم اللہ پراپرٹی ایڈوائزر
ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
داؤد احمد بھٹی 0336-6980889
ناصر آباد شرقی ربوہ 0324-7302078

رہائشی پلاٹ برائے فوری فروخت
ایک رہائشی پلاٹ رقبہ ایک کنال جوہر ٹاؤن لاہور پاکستان فوری برائے فروخت ہے۔
رہائشی پلاٹ بیت الذکر، بازار سکول اور دیگر تمام سہولیات سے قریب ترین ہے۔
بجلی قدرتی گیس، میونسپل واٹر سپلائی، ٹیلی فون لائن اور دیگر تمام سہولیات میسر ہیں۔
رابطہ کیلئے فون: 0333-7212717, 0302-6133063
ای میل نمبر: findourdreamhouse@gmail.com

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238